01 January 2026

اللہ کی محبت

کیسے حاصل ہو؟

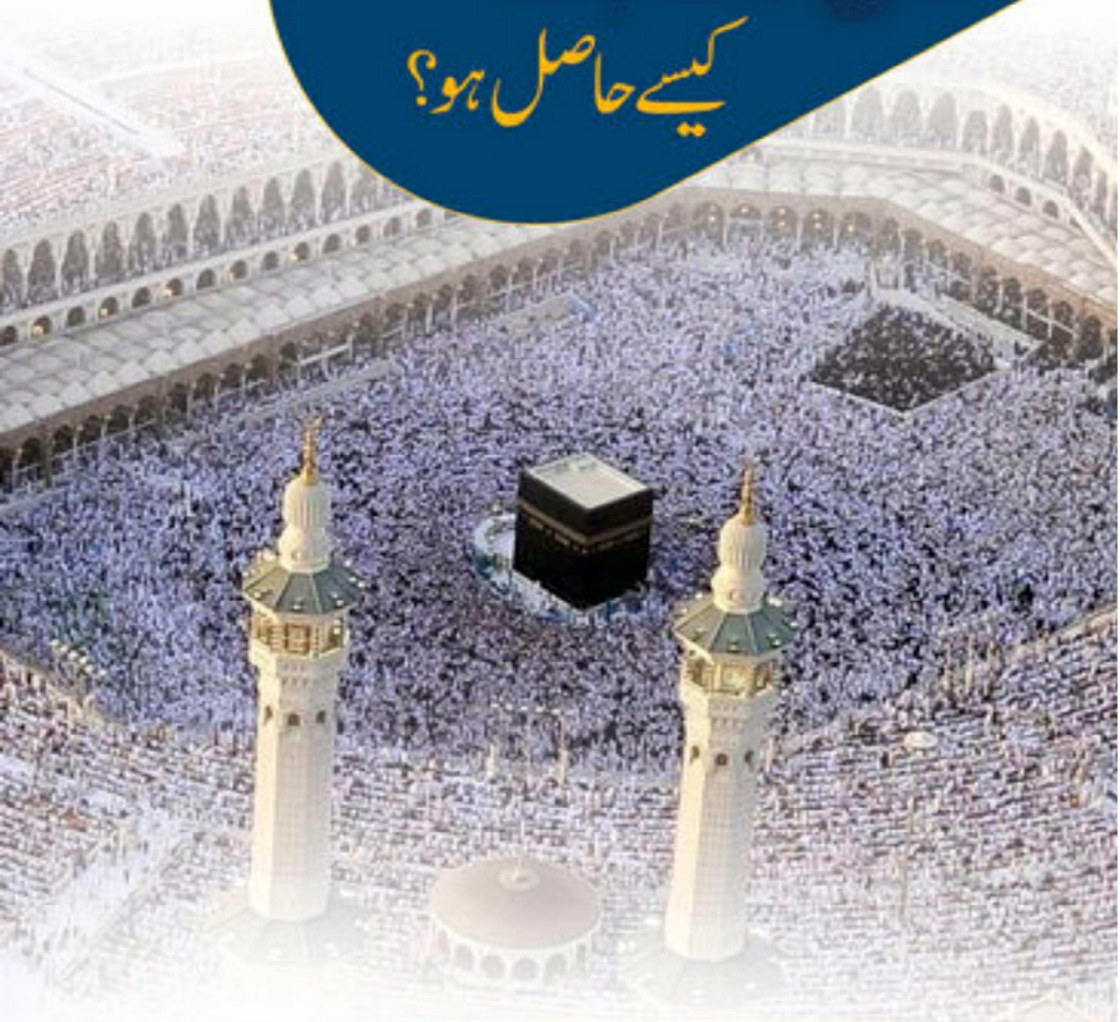

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا سنتوں بھرا بیان (For Islamic Brothers)

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَارَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصۡحٰبِكَ یَاحَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصۡحٰبِكَ یَانُوۡرَ اللّٰہ

نَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعۡتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعۡتِکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعۡتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمۡناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعۡتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعۡتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکۡرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

بَحر و بَر کے بادشاہ، دوعالَم کے شَہَنشاہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ حقیقت بُنیاد ہے:

مَا جَلَسَ قَوۡمٌ مَجۡلِسًا لَمۡ یَذۡکُرُوا اللّٰہَ فِیۡہِ، وَلَمۡ یُصَلُّوا عَلٰی نَبِیِّہِمۡ اِلَّا کَانَ عَلَیۡہِمۡ تِرَۃً فَاِنۡ شَاءَ عَذَّبَہُمۡ وَاِنۡ شَاءَ غَفَرَ لَہُم

جو لوگ کسی ایسی مجلس میں بیٹھتے ہیں، جس میں نہ تو وہ اللہ پاک کا ذِکر کرتے ہیں اور نہ ہی اپنے نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرودِ پاک پڑھتے ہیں، تو (قیامت کے دن) وہ مجلس اُن کے لئے

باعثِ حسرت ہو گی۔ **پس** اللہ پاک چاہے تو اُنہیں عذاب دے اور چاہے تو بخش دے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم: **اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ** سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[2] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حقیقی بندے اور سچے محبوب

حضرت محمد بن احمد مُفید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں، میں نے حضرت جنید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سُنا، میں حضرت سِری سَقَطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں سو رہا تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھے بیدار کیا اور فرمانے لگے: اے جنید! میں نے دیکھا کہ گویا میں اللہ پاک کے حُضُور کھڑا ہوں اور مجھے ارشاد فرمایا گیا: اے سری! میں نے مخلوق پیدا کی تو سب میری مَحَبَّت کا دعویٰ کرتے تھے۔ پھر میں نے دُنیا پیدا کی تو نوّے فیصد (90%) بھاگ گئے اور دس فیصد (10%) باقی رہ گئے۔ پھر میں

1 ... ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی القوم یجلسون ولا یذکرون اللہ، ۵/۲۴۷، حدیث: ۳۳۹۱

2 ... جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284

نے جنّت پیدا کی تو بقیہ میں سے بھی نوّے فیصد(90%)بھاگ گئے اور صرف دس فیصد(10%)بچ گئے۔پھر جب میں نے ان پر ذرّہ بھر آزمائش نازل کی،تو اس باقی رہ جانے والی تعداد کا بھی صرف دس فیصد(10%)بچا اور باقی نوّے فیصد(90%) بھاگ گئے۔میں نے باقی رہنے والوں سے پُوچھا:نہ تو تم نے دُنیا کو چاہا، نہ جنَّت طلب کی،نہ ہی آزمائش سے بھاگے۔ آخر!تم کیا چاہتے ہو؟اور تمہارا مقصود کیا ہے؟تو اُنہوں نے عرض کی:ہمارا مقصود تو ہی تُو ہے،اگر تُو ہم پر مَصائب نازل فرمائے گا، تب بھی ہم تیری مَحبَّت کو نہ چھوڑیں گے۔میں نے ان سے کہا:میں تمہیں ایسی ایسی مُصیبتوں اور آزمائشوں میں مُبتلا کروں گا کہ پہاڑوں کو بھی جن کے برداشت کی طاقت نہیں،تو کیا تم ان پر صبر کر لو گے؟اُنہوں نے عرض کی:کیوں نہیں،مولیٰ!اگر تُو آزمائش میں مبتلا کرنے والا ہے،تو جیسے چاہے ہمیں آزما لے۔(پھر فرمایا) اے سری!یہی میرے حقیقی بندے اور سچے محبوب ہیں۔(حکایتیں اور نصیحتیں،ص۲۵۶)

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک کے نیک بندے ہر حال میں صَبْر وشکر کا مُظاہَرہ کرتے ہوئے،اس کی رِضا پر راضی رہتے ہیں اور کبھی زباں پر حرفِ شِکایَت نہیں لاتے،یہی لوگ اللہ پاک کے سچے محبوب ہیں۔ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اللہ پاک کی مَحبَّت پانے کیلئے،اس کی طرف سے ملنے والی آزمائشوں پر صَبْر کی عادت بنائیں،ایمان والوں کو اللہ پاک سے کیسی مَحبَّت ہوتی ہے، آیئے!سُنئے چنانچہ

پارہ2 سُوْرَۃُ الۡبَقَرہ کی آیت 165 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ ؕ (۲،البقرۃ:۱۶۵)	ترجمۂ کنزالعرفان:اور ایمان والے سب سے زیادہ اللہ سے محبت کرتے ہیں۔

محبتِ اِلٰہی سے معمور جو آیت ہم نے سُنی، اس کے متعلق تفسیر صِراطُ الجنان میں ہے، اللہ پاک کے مقبول بندے، تمام مخلوقات سے بڑھ کر اللہ پاک سے مَحَبَّت کرتے ہیں۔ مَحبتِ الٰہی میں جینا اور مَحبتِ الٰہی میں مرنا، ان کی زِندگی کا مَقْصد ہوتا ہے۔ اپنی ہر خوشی پر اپنے رَبّ کی رِضا کو ترجیح دینا، نرم و گُداز بستروں کو چھوڑ کر بار گاہِ نیاز میں سر بَسجود ہونا، یادِ الٰہی میں رونا، رِضائے الٰہی کے حُصُول کیلئے تڑپنا، سردیوں کی طویل راتوں میں قیام اور گرمیوں کے لمبے دنوں میں روزے، اللہ پاک کیلئے مَحَبَّت کرنا، اسی کی خاطر دُشمنی رکھنا، اسی کی خاطر کسی کو کچھ دینا اور اسی کی خاطر کسی سے روک لینا، نعمت پر شکر، مُصیبت میں صبر، ہر حال میں خُدا پر تَوَکُّل، اپنے ہر مُعاملے کو اللہ پاک کے سپرد کر دینا، اَحکامِ الٰہی پر عمل کیلئے ہمہ وَقْت تیار رہنا، دل کو غیر کی مَحَبَّت سے پاک رکھنا، اللہ پاک کے محبوبوں سے مَحَبَّت اور اللہ پاک کے دُشمنوں سے نفرت کرنا، اللہ پاک کے پیاروں کا نیاز مند رہنا، اللہ پاک کے سب سے پیارے رسول و محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دل و جان سے محبوب رکھنا، اللہ پاک کے کلام کی تلاوت، اللہ پاک کے مُقرَّب بندوں کو اپنے دلوں کے قریب رکھنا، اِن سے مَحَبَّت رکھنا، مَحَبَّتِ الٰہی میں اضافے کیلئے ان کی صُحبت اختیار کرنا، اللہ پاک کی تعظیم سمجھتے ہوئے ان کی تعظیم کرنا، یہ تمام اُمور اور ان کے علاوہ سینکڑوں کام ایسے ہیں، جو مَحَبَّتِ الٰہی کی دلیل بھی ہیں اور اُس کے تقاضے بھی ہیں۔ (تفسیر صراطُ الجنان، 264/1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**اللہ والوں کی باتیں**" میں ایک ایسی حدیثِ پاک لکھی ہے، جسے سُن کر گناہگاروں کی ڈھارس بندھے گی اور نیکوکار ڈر جائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔ اس حدیثِ پاک کو

سُن کر آپ کو معلوم ہو گا کہ جو اللہ پاک سے محبت کرتا ہے، اُس کی رات کیسے گزرتی ہے؟ چنانچہ

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان جنت نشان ہے: اللہ پاک نے حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی بھیجی کہ اے داوٗد (عَلَیْہِ السَّلَام)! گنہگاروں کو خُوشخبری دے دو اور صِدّیقین کو ڈر سُناؤ۔ تو حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کو اس بات پر بڑا تَعَجُّب ہوا، تو اُنہوں نے عرض کی: یارَبّ میں گنہگاروں کو کیا خُوشخبری دُوں اور صِدّیقین کو کیا ڈر سُناؤں؟ اللہ پاک نے فرمایا: اے داوٗد (عَلَیْہِ السَّلَام)! گنہگاروں کو یہ خُوشخبری سُنا دو کہ کوئی گُناہ میری بخشش سے بڑا نہیں اور صِدّیقین کو اس بات کا ڈر سُناؤ کہ وہ اپنے نیک اعمال پر خُوش نہ ہوں کہ میں نے جس سے بھی اپنی نعمتوں کا حساب لیا وہ تباہ و برباد ہو جائے گا، اے داوٗد (عَلَیْہِ السَّلَام)! اگر تُو مجھ سے مَحَبَّت کرنا چاہتا ہے تو دُنیا کی مَحَبَّت کو اپنے دل سے نکال دے، کیونکہ میری اور دُنیا کی مَحَبَّت ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتی، اے داوٗد! (عَلَیْہِ السَّلَام) جو مجھ سے مَحَبَّت کرتا ہے وہ رات کو میرے حُضُور تہجد ادا کرتا ہے، جبکہ لوگ سو رہے ہوتے ہیں، وہ تنہائی میں مجھے یاد کرتا ہے، جب غافل لوگ میرے ذِکْر سے غَفْلت میں پڑے ہوتے ہیں، وہ میری نعمت پر شکر اَدا کرتا ہے، جبکہ بُھولنے والے مجھ سے غَفْلت اختیار کرتے ہیں۔ (حلیۃ الاولیاء، عبدالعزیز بن ابی رواد، رقم ۱۱۹۰۲، ۸/۲۱۱۔ الی قولہ الاھلک، بحر الدموع ص ۲۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کی حقیقی مَحَبَّت اُسی وَقْت حاصل ہو سکتی ہے، جب ہمیں اس کے حُصُول کے طریقے معلوم ہوں گے۔ اللہ پاک کی مَحَبَّت پانے کا سب سے اَہَم طریقہ یہ

ہے کہ اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سچی مَحبّت اور ہر مُعاملے میں آپ کی اِطاعت کی جائے۔ کیونکہ اللہ پاک نے اپنی مَحبّت کے حُصُول کیلئے، نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت وفرمانبرداری کو شرط قرار دیا ہے۔ چُنانچہ پارہ 3 سورۂ اٰلِ عمران کی آیت 31 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اطاعتِ رسول مَحبَّتِ الٰہی کا ذریعہ

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۱﴾

ترجمۂ کنزالعرفان: اے حبیب! فرمادو کہ اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میرے فرمانبردار بن جاؤ اللہ تم سے محبت فرمائے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اس آیتِ مُبارکہ سے مَعلوم ہوا کہ اللہ پاک کی مَحبّت کا دعویٰ، اُسی وَقْت سچّا ہو سکتا ہے، جب ہم سیِّدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت و پیروی کرتے ہوں گے۔ حَکیمُ الاُمَّت حضرت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کا خُلاصہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اے نبی(صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!) آپ ان لوگوں سے فرمادیجئے، جو آپ کے وسیلہ کے بغیر ہماری مَحبّت کا دَم بھرتے ہیں یا جو اپنے کو رَبّ کا پیارا جان کر آپ سے بے نیاز ہونا چاہتے ہیں، یا جو آپ کی اطاعت کے سِوا دوسرے اَسباب سے خُدا تک پہنچنا چاہتے ہیں، ان سب کو اعلانِ عام کر دیجئے کہ اگر تم خدا سے مَحبّت کرنا چاہتے ہو تو، نہ مجھ سے مُقابلہ کرو نہ میری برابری کا دَم بھرو، نہ مجھ سے آگے آگے چلو، بلکہ غلام بن کر میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ، اپنے اَقْوال، اَفْعال، اَعْمال، غرض زِندگی کے ہر شُعْبہ کو میری مثال بنادو اور مجھ میں فنا

ہو جاؤ، پھر مُعاملہ بر عکس ہو گا کہ رَبّ تمہیں اپنا محبوب بنالے گا اور تم جو چاہو گے، وہ کرے گا،اس کے ساتھ ہی تمہارے سارے گُناہ مُعاف فرمادے گا، کیونکہ اللہ (پاک) بڑا غَفّار اور اَرْحَمُ الرَّاحِمِین ہے،تم اپنے کو اُس کی مغفرت اور رحمت کا اہل بناؤ، پھر لطف دیکھو۔ (تفسیرِ نعیمی،3/359-360،ملتقطاً) لہٰذا ہمیں بھی اپنے شب و روز اللہ پاک اوراس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے احکام کی بجا آوری میں گزارنے چاہئیں، کیونکہ مَحَبَّت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جس سے مَحَبَّت کی جائے،اس کی اطاعت و فرمانبر داری بھی کی جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! مَحَبَّتِ الٰہی پانے کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ ہم نماز کی پابندی کریں، ماہِ رمضان کے پورے روزے رکھیں ،زکوۃ کو وَقْت پر اَدا کریں نیز فرائض وواجبات کی اَدائیگی کے ساتھ ساتھ نَوافل کا اہتمام کرنا بھی بہترین عمل ہے۔

نوافل پڑھنے والا بھی اللہ پاک کا محبوب اور پسندیدہ بندہ بن جاتا ہے۔ جیسا کہ

نوافل کی کثرت، مَحَبَّتِ الٰہی کا ذریعہ

حضرت اَبُوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: جس نے کسی ولی کو اَذِیَّت دی، میں اس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں اور بندہ میرا قُرب سب سے زِیادہ فرائض کے ذریعے حاصل کرتا ہے اور نَوافل کے ذریعے مُسلسل قرب حاصل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ میں اس سے مَحَبَّت کرنے لگتا ہوں۔ جب میں بندے کو محبوب بنالیتا ہوں، تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں، جس سے وہ سنتا ہے۔ اس کی آنکھ بن جاتا ہوں، جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اس کا ہاتھ

بن جاتا ہوں، جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں، جس سے وہ چلتا ہے۔ پھر وہ مجھ سے سوال کرے، تو میں اسے عطا کرتا ہوں، میری پناہ چاہے، تو میں اسے پناہ دیتا ہوں۔ (بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، ۴/۲۴۸، حدیث: ۶۵۰۲)

مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس عبارت کا یہ مطلب نہیں کہ خدا تعالیٰ، وَلی میں حُلُول کر جاتا ہے، جیسے کوئلہ میں آگ یا پھول میں رنگ و بُو، کہ خدا تعالیٰ حُلُول سے پاک ہے اور یہ عقیدہ کفر ہے بلکہ اس کے چند مطلب ہیں ایک یہ کہ وَلیُ اللہ کے یہ اَعضاء، گُناہ کے لائق نہیں رہتے، ہمیشہ ان سے نیک کام ہی سرزد ہوتے ہیں، اس پر عبادات آسان ہوتی ہیں، گویا ساری عبادتیں اس سے میں کرا رہا ہوں یا یہ کہ پھر وہ بندہ ان اَعضاء کو دُنیا کے لیے استعمال نہیں کرتا، صرف میرے لیے استعمال کرتا ہے، ہر چیز میں مجھے دیکھتا ہے، ہر آواز میں میری آواز سُنتا ہے، یا یہ کہ وہ بندہ فَنافِی اللہ ہو جاتا ہے، جس سے خُدائی طاقتیں اس کے اَعضاء میں کام کرتی ہیں اور وہ ویسے کام کرلیتا ہے جو عقل سے وَراء ہیں، حضرت یعقوب عَلَیہِ السَّلام نے کنعان میں بیٹھے ہوئے مِصر سے چلی ہوئی قمیصِ یُوسُفی کی خُوشبو سُونگھ لی، حضرت سلیمان عَلَیہِ السَّلام نے تین(3) مِیل کے فاصلہ سے چیونٹی کی آواز سُن لی، حضرت آصِف بن بَرخیا نے پلک جھپکنے سے پہلے یمن سے تختِ بلقیس لا کر شام میں حاضر کر دیا۔ حضرت عمر (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) نے مدینۂ مُنوَّرہ سے خُطبہ پڑھتے ہوئے نَہاوند تک اپنی آواز پہنچادی۔ حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قیامت تک کے واقعات بچشم مُلاحظہ فرمالیے۔ یہ سب اِسی طاقت کے کرشمے ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۳/۳۰۸)

پیارے اسلامی بھائیو! کاش ہم فرائض کی پابندی کے ساتھ ساتھ، نفل عبادات کے بھی پابند

ہو جائیں۔کاش!فرض روزوں کے ساتھ ساتھ ہم نفل روزے مثلاً پیر اور جمعرات کا روزہ بھی رکھیں،کاش!خوش دِلی کے ساتھ پوری پوری زکوٰۃ بھی دیں اور ساتھ ہی ساتھ نفل صدقات بھی دیں،مثلاً مساجد و مدارس کی تعمیرات میں حصہ لیں،غریب بہن بھائی اور رِشتے داروں کی مالی مدد کریں،مسلمانوں کو کھلائیں، پِلائیں۔نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لیے خرچ کریں وغیرہ۔کاش!فرض حج کے ساتھ ساتھ نفل حج اور عمرہ کرنے کی سعادتیں بھی حاصل کریں۔کاش!ہم فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ نفل نمازیں مثلاً تہجد،اِشراق وچاشت،اوّابین وغیرہ بھی ادا کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مصیبت پر صبر، مَحَبَّتِ الٰہی کا ذریعہ

پیارے اسلامی بھائیو! اسی طرح اللہ پاک سے مَحبت کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اس کی طرف سے آنے والی مُشکِلات و مَصائِب پر شکوہ و شکایات کرنے کے بجائے، بہر صُورت صَبر کیا جائے،کیونکہ صبر کرنے والوں کو اللہ پاک پسند فرماتا ہے۔ چُنانچہ پارہ، 4 سُورۂ اٰلِ عمران کی آیت نمبر 146 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۴۶﴾

تَرْجَمَۂ کنز العرفان: اور اللہ صبر کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے

لہٰذا اگر ہم بھی صبر کی عادت اپنائیں گے، تو اِنْ شَآءَاللہ اس کی برکت سے رَبّ تَعالٰی کی سچی مَحَبَّت ہمارے دل میں جاں گُزیں ہو گی۔

حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک زِیادہ اَجر سخت آزمائش پر ہی ہے اور اللہ پاک جب کسی قوم

سے مَحَبَّت کرتا ہے تو انہیں آزمائش میں مُبتلا کر دیتا ہے، تو جو اس کی قضا پر راضی ہو، اس کے لئے اس کی رِضا ہے اور جو ناراض ہو اس کے لئے ناراضی ہے۔ (ابن ماجہ، 374/4، حدیث:4031)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دل میں دنیا کی مَحَبَّت نہ ہونا، مَحَبَّتِ الٰہی کا ذریعہ

پیارے اسلامی بھائیو! محبتِ الٰہی کے حُصُول کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ دُنیا کی مَحَبَّت کو اپنے دل سے نکال دیا جائے۔ مگر افسوس دُنیا کی مَحَبَّت میں گرفتار اور اس کی رنگینیوں کا شکار ہو کر ہمارے دلوں سے مَحَبَّتِ الٰہی کی مٹھاس ختم ہوتی جارہی ہے، کیونکہ اگر ہم اللہ پاک کی مَحَبَّت میں سچے ہوتے تو ہماری نمازیں قضا نہ ہوتیں، رمضان کے روزے نہ چھوڑتے، زکوٰۃ کی اَدائیگی میں سُستی نہ کرتے، معلوم ہوا کہ یہ دُنیا کی مَحَبَّت کی نحوست ہی ہے کہ جس کی بِنا پر ہم صحیح معنوں میں مَحَبَّتِ اِلٰہی نہ پاسکے۔ لہٰذا دُنیا کی مَحَبَّت سے جلد اَز جلد پیچھا چُھڑائیے کہ اس کی مَحَبَّت میں خَسارہ ہی خَسارہ ہے۔

حضرت عَبْدُاللہ بن مَسْعُود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایَت ہے کہ شَہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جسے دُنیا کی مَحَبَّت کا شربت پِلایا گیا، وہ تین(3) چیزوں کا مزہ ضرور چکھے گا(۱) ایسی سختی جس سے اس کی تھکن دُور نہ ہوگی، (۲) ایسی حرص جس سے وہ غَنی نہ ہوگا، (۳) ایسی خواہش جس کی تکمیل نہ کرسکے گا۔ کیونکہ دُنیا طالبہ (طلب کرنے والی) اور مطلوبہ (جسے طلب کیا جائے) ہے، لہٰذا جس نے دُنیا کو طلب کیا، آخرت اس کے مرنے تک اسے تلاش کرتی رہے گی، جب وہ مر جائے گا تو وہ اسے پکڑ لے گی اور جس نے آخرت طلب کی، دُنیا اسے ڈھونڈتی رہے گی یہاں تک کہ وہ اس میں سے اپنا پُورا رِزْق حاصل کرلے۔ (طبرانی کبیر، عبداللہ بن مسعود، رقم ۱۰۳۲۸، ج ۱۰، ص ۱۶۲)

بصرہ کے ایک شیخ، حضرتِ رابعہ بصری رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہا کے پاس آئے اور دُنیا کی شکایت کرنے لگے تو آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہا نے فرمایا کہ غالباً آپ کو دُنیا سے بہت زِیادہ لگاؤ ہے، کیونکہ جو شخص جس سے بہت زِیادہ مَحبَّت کرتا ہے، اس کا ذکر بھی بہت زِیادہ کرتا ہے، اگر آپ کو دُنیا سے لگاؤ نہ ہوتا، تو آپ کبھی اس کا ذِکر نہ چھیڑتے۔ (تذکرۃ الاولیاء، ص۶۷، ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تلاوتِ قرآن کا شوق، مَحبَّتِ الٰہی کا ذریعہ

پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم کی تلاوت کرنا، اس میں غور و فکر کرنا اور اس کے مَعانی و مَفاہیم کو سمجھ کر عمل کرنا بھی کارِ ثواب اور مَحبَّتِ الٰہی کے حُصُول کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔

حضرت سہل تُستری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک سے مَحبَّت کی علامت یہ ہے کہ وہ شخص قرآنِ پاک سے مَحبَّت کرے۔ مَحبَّتِ الٰہی اور مَحبَّتِ قرآن کی نشانی، حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحبَّت کرنا ہے اور حُضُور عَلَیْہِ السَّلام سے مَحبَّت کی نشانی، آپ کی سُنَّت سے لگاؤ رکھنا ہے۔ (مکاشفۃ القلوب، الباب الحادی عشر فی طاعۃ اللہ ومحبۃ رسولہ ص۴۷) لہٰذا ہمیں بھی قرآنِ پاک سے سچی مَحبَّت ہونی چاہیے کیونکہ مُحِب کی سچائی تین (3) چیزوں سے ظاہر ہوتی ہے۔ (۱) مُحِب (مَحبَّت کرنے والا) محبوب کی باتوں کو سب سے اچھا سمجھتا ہے۔ (۲) اس کے لئے محبوب کی مجلس سب سے بہتر مجلس ہوتی ہے۔ (۳) اس کے نزدیک محبوب کی رِضا سب سے عزیز ہوتی ہے۔

(مکاشفۃ القلوب، الباب العاشر فی العشق، ص۳۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نعمتِ الٰہی میں غور و فکر، مَحَبَّتِ الٰہی کا ذریعہ

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کے فضل و احسان اور اس کی چھوٹی بڑی ظاہری باطنی نعمتوں کو ہر وَقْت پیشِ نظر رکھنا بھی، محبتِ الٰہی کے حُصُول کا مُؤثِّر ذریعہ ہے۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اللہ پاک نے اپنے بندوں پر بے شُمار اِحسانات فرمائے، زمین کو فرش بنایا، آسمان کو بغیر کسی سُتُون کے قائم کیا، اپنی راہ بتانے اور حق کی دعوت دینے کے لئے، رُسُل و انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کو مَبعُوث فرمایا، اس کے علاوہ اگر ہم اپنی ذات میں غور کریں تو معلوم ہو گا کہ اللہ پاک نے ہمیں بے شُمار نعمتیں عطا کر رکھی ہیں، مثلاً ہمیں پیدا کیا اور زِندگی باقی رکھنے کیلئے سانس لینے اور نکالنے کا نظام عطا فرمایا، چلنے کے لئے پاؤں دیئے، چُھونے کے لئے ہاتھ دیئے، دیکھنے کے لئے آنکھیں عطا فرمائیں، سُننے کے لئے کان دیئے، سُونگھنے کے لئے ناک دی، بولنے کے لئے زبان عطا کی اور بے شُمار ایسی نعمتیں عطا فرمائیں، جن میں آج تک ہم نے کبھی غور ہی نہیں کیا، حالانکہ اس کی ایک چھوٹی سی نعمت بھی ہماری کئی سال کی عِبادت و رِیاضت سے بڑھ کر ہے۔ چُنانچہ مَنقول ہے کہ اگلی اُمَّتوں میں سے ایک شخص جس نے چار سو (400) برس اللہ پاک کی عبادت کی ہو گی، اس کے نامۂ اعمال میں کوئی گناہ بھی نہ ہو گا۔ قیامت کے روز اس کے بارے میں حکمِ خداوندی ہو گا "اس کی چار سو (400) برس کی عبادت ایک پلّے میں اور ہماری نعمتوں میں سے صرف آنکھ کی نعمت دُوسرے پلّے میں رکھو۔" وزن کیا جائے گا، اس کے چار سو (400) برس کے اعمال سے ایک یہ نعمت کہیں زِیادہ ہو گی۔ (ملفوظات، ص ۲۸۲، ملتقطاً و مفہوماً) لہٰذا ہمیں اس کی عَطا کردہ نعمتوں کو ہر وَقْت پیشِ نَظر رکھتے ہوئے اِس کا شُکر ادا کرتے رہنا چاہیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اِصلاح کا انوکھا انداز

ایک شخص حضرت یونس بن عبید رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی تنگدستی کی شکایت کرنے لگا، تو آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے اس سے پوچھا: جس آنکھ سے تم دیکھ رہے ہو، کیا اس کے بدلے ایک لاکھ دِرہم تمہیں قبول ہیں؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ فرمایا: کیا تیرے ایک ہاتھ کے عوض لاکھ درہم؟ اس نے کہا: نہیں۔ پھر فرمایا: تو کیا پاؤں کے بدلے میں؟ جواب دیا: نہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے اسے اللہ پاک کی دیگر نعمتیں یاد دلانے کے بعد ارشاد فرمایا: میں تو تمہارے پاس لاکھوں دیکھ رہا ہوں اور تم محتاجی کی شکایت کر رہے ہو؟ (حلیۃ الاولیاء، الرقم 202 یونس بن عبید، حدیث: 3017، ج 3، ص 25)

پیارے اسلامی بھائیو! جو خوش نصیب مسلمان آپس میں محبت رکھتے ہیں اور اللہ پاک کی رِضا کے لیے جمع ہوتے ہیں، مثلاً دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں آتے ہیں، مدرسۃ المدینہ بالغان میں پڑھتے پڑھاتے ہیں، درس دیتے یا سُنتے ہیں، مدنی قافلوں کے مسافر بنتے ہیں، بعدِ فجر حلقے میں شرکت کی سعادت پاتے ہیں، الغرض جو بھی اللہ پاک کی رِضا کے لیے جمع ہوتے ہیں، اللہ پاک کی رِضا و خوشنودی کے لیے ایک دُوسرے سے ملتے ہیں، ایک دُوسرے پر مال خرچ کرتے ہیں، اُنہیں محبتِ اِلٰہی حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ

بہارِ شریعت جلد 3 ص 577 میں لکھا ہے: اللہ تعالیٰ اِرشاد فرماتا ہے: جو لوگ میری وجہ سے آپس میں محبت رکھتے ہیں اور میری وجہ سے ایک دُوسرے کے پاس بیٹھتے ہیں اور آپس میں مِلتے جُلتے ہیں اور مال خرچ کرتے ہیں، ان سے میری محبت واجب ہو گئی۔

(الموطا للامام مالک، کتاب الشعر، باب ماجاء فی المتحابین فی اللہ، الحدیث: 1828، ج 2، ص 439)

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ اللہ پاک کا محبوب بننے کیلئے، زِیادہ سے زِیادہ عبادت و تلاوت اور نیکیوں کی عادت بنائیں اور اگر بتقاضائے بَشَرِیَّت کوئی گُناہ سَرزَد ہو جائے تو فوراً اللہ پاک کی بارگاہ میں سچی توبہ کیجئے، کیونکہ اللہ پاک توبہ کرنے والوں کو بھی بہت پسند فرماتا ہے۔ چُنانچہ پارہ 2 سُوْرَۃُ الْبَقَرۃ کی آیت 222 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ﴿۲۲۲﴾ (پ۲، البقرہ:۲۲۲)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک اللہ بہت توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے اور خوب صاف ستھرے رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

نیک عمل نمبر 5 کی ترغیب:

پیارے اسلامی بھائیوں! اپنے دل میں محبتِ الٰہی پانے اور عشقِ رسول کی شمع جلانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ رہیے، ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے ان شاء اللہ اس کی برکت سے نیکیوں پر استقامت پانے اور گناہوں سے بچنے کا ذہن بنے گا ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنا بھی ہے شیخ طریقت امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ "72 نیک اعمال" میں سے ایک نیک عمل نمبر 5 یہ ہے کہ کیا آج آپ نے پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃ الکرسی، سورۃ الاخلاص اور تسبیح فاطمہ پڑھی؟ الحمد للہ! شیخ طریقت امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مُرِیدوں کو اپنی اِصلاح کے لئے بہترین نسخہ دیا ہے۔ آپ بھی جیبی سائز کا یہ مختصر رِسالہ مکتبۃ المدینہ سے طلب کیجئے، اسے پڑھیے، اس کے مُطابق زِندگی گزاریئے اور روزانہ اپنے اَعْمَال کا جائزہ کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْکَرِیْم! گُناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کا

ذہن بنے گا، دِل کی پاکیزگی ملے گی اور کردار اُجلا اُجلا، نکھرا نکھرا، خوب صُورت ہو جائے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعَادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے مُحبَّت کی اس نے مجھ سے مُحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مُحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

شکر کی سنتیں اور مدنی پھول

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شکر کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامین مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: اللہ پاک کو یہ بات پسند ہے کہ بندہ ہر نوالے اور ہر گھونٹ پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔ (مسلم، کتاب الذکر والدعاء، الخ، باب استحباب حمد اللہ۔۔۔الخ، ص ۱۱۲۲، حدیث ۲۹۳۲) (2) فرمایا: تمہیں چاہئے کہ زبانیں ذکر سے اور دل شکر سے تر رکھو۔ (شعب الایمان، باب فی محبۃ اللہ، فصل فی ادامۃ ذکر اللہ، ۱/۴۱۹، حدیث: ۵۹۰، ملتقطاً) ☆شکر اعلیٰ درجے کی عبادت ہے۔ (شکر کے فضائل، ص۱۲) ☆اللہ پاک کی نعمتوں پر شکر واجب ہے۔ (خزائن العرفان، پ۲، البقرہ، تحت الایۃ: ۱۷۲) ☆ شکر کی توفیق عظیم سعادت ہے۔ (ایضاً، ص۱۲) ☆ شکر میں نعمتوں کی حفاظت ہے۔ (ایضاً، ص۱۲) ☆شکر ہی نعمتوں میں باعث زیادت ہے۔ (ایضاً، ص۱۲) ☆شکر اللہ والوں کی عادت ہے۔ (ایضاً، ص۱۲) ☆شکر ترکِ معصیت

[1]... تاریخ دمشق، جلد: 9، صفحہ: 343۔

ہے۔ (ایضاً، ص۱۲)☆شکر معرفتِ نعمت ہے۔(ایضاً، ص۱۲)☆نعمت ملنے پر اللہ پاک کا شکر ادا کرنے کی صورت میں بندہ عذاب سے محفوظ رہتا ہے۔(صراط الجنان،۴/۴۰۶) ☆ عبادت بغیر شکر کے مکمل نہیں ہوتی۔ (بیضاوی، ۱/۴۴۹، پ۲، البقرہ، تحت الاٰیۃ:۱۷۲) ☆شکر تمام عباتوں کی اصل ہے۔ (تفسیر کبیر، ۲/۱۹۱، پ۲، البقرہ، تحت الاٰیۃ:۱۷۲) ☆ابو بکر شِبلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: شکر یہ ہے کہ نظر نعمت عطا کرنے والے پر ہو نہ کہ نعمت پر۔(احیاء العلوم، کتاب الصبر والشکر، ۴/۱۰۳)

اعلان

شکر کی بقیہ سنتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کی جائیں گی، لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

یاددھانی

دو فرامین مصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1) اللہ پاک ہر شبِ جمعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) ابتداء سے آخر تک آسمان دنیا کی طرف خاص تجلّی فرماتا ہے اور فرشتے کو حکم دیتا ہے جو یہ اعلان کرتا ہے، ہے کوئی مانگنے والا؟ میں اسے دوں، ہے کوئی توبہ کرنے والا؟، میں اس کی توبہ قبول کروں، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا؟ میں اسے بخش دوں۔[1] (2) جو شخص جمعہ کے دن نمازِ فجر سے پہلے تین بار ”أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِی لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ“ پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1…کنز العمال، 14/80، حدیث: 38293

2…مجمع الزوائد، ج2، ص380، حدیث: 3019، نماز کے احکام، ص422

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِى الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفَاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظَّم ہے: جو شَخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[4]

1…القول البدیع، الباب الثانی، ص۲۷۷

2…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص۱۴۹

3…القول البدیع، الباب الاول، ص۱۲۵

4…الترغیب والترھیب ج۲ ص۳۲۹، حدیث ۳۱

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔ (2)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(حِلم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ۔۔۔ مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ ۔۔۔ الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

2 ۔۔۔ تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول، 01 جنوری 2026ء

(1): سنتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

شکر کی بقیہ سنتیں اور آداب

ابو سلیمان واسطی رَحمَۃُ اللہ ِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی نعمتوں کو یاد کرنے سے دل میں اس کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ (تاریخ مدینه ابن عساکر، ۳۶/ ۳۳۴، حدیث: ۴۱۳۳) ☆عمر بن عبد العزیز رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی نعمتوں کو شکر کے ذریعے محفوظ کر لو۔ (حلیة الاولیا، ۵/ ۳۷۴، حدیث: ۷۴۵۵) ☆امام محمد بن محمد غزالی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دل کا شکر یہ ہے کہ نعمت کے ساتھ خیر اور نیکی کا ارادہ کیا جائے ☆زبان کا شکر یہ ہے کہ اس نعمت پر اللہ پاک کی حمد و ثناء کی جائے۔ ☆باقی اعضا کا شکر یہ ہے کہ اللہ پاک کی نعمتوں کو اللہ پاک کی عبادت میں خرچ کیا جائے اور ان نعمتوں کو اللہ پاک کی معصیت میں صرف ہونے سے بچایا جائے ☆آنکھوں کا شکر یہ ہے کہ کسی مسلمان کا عیب دیکھے تو اس پر پردہ ڈالے۔ (احیاء العلوم، کتاب الصبر والشکر، الرکن الاول فی نفس الشکر، بیان فضیلة الشکر، ۴/ ۱۰۳۔ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

رحمتِ الٰہی میں داخلے کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق **"رحمتِ الٰہی میں داخلے کی دعا"** یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

(اَللّٰھُمَّ) رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِاَخِیْ وَاَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِكَ ﳲ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۱۵۱﴾

ترجمہ: اے میرے رب! مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے اور ہمیں اپنی (خاص) رحمت میں داخل فرمالے اور تو رحم کرنے والوں میں سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔ **(فیضانِ دعا، ص253)**

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب !   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔[1]

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔ (2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔ (3) جن پر عمل نہ ہوسکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔ (4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدا نخواستہ عمل نہ ہوا تو تَوبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔ (5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔ (6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہوسکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔ (7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔ (8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔ (9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

1 . . . جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1)اچھی اچھی نیتیں کیں؟(2)پانچوں نمازیں باجماعت ادا کیں؟(3)ہر نماز سے قبل نَماز کی دعوت دی؟(4)رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟(5)ہر نماز کے بعد آیۃُ الکُرسی، تسبیح فاطمہ، سُورۃُ الاِخلاص پڑھی؟(6) کنزُالاِیمان سے تین آیات یا صِراطُ الجنان سے دو صفحات ترجمہ اور تفسیر پڑھ یا سُن لئے؟(7) شَجرے کے اَوراد پڑھے؟(8) 313بار دُرُود شریف پڑھے؟(9) آنکھوں کو گناہوں سے بچایا؟(10)کانوں کو گناہوں سے بچایا؟(11)فضول نظری سے بچتے ہوئے نِگاہیں نیچی رکھیں؟(12) 12منٹ مکتبۃ المدینہ کی اصلاحی کتاب پڑھی؟(13)اَذان واِقامت کا جواب دیا؟(14)غُصّے کا عِلاج کیا؟(15)اپنا جائزہ لیا؟(16)اپنے نگران کی اِطاعت کی؟(17) آپ اور جی کہہ کر بات کی؟(18) مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں پڑھا یا پڑھایا؟(19)عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے میں گھر پہنچ گئے؟(20)دو گھنٹے دینی کاموں پر صرف کئے؟(21)فجر کے لئے جگایا؟(22)دوسروں کے گھروں میں جھانکنے سے بچے؟(23)گھر درس ہوا؟(24)مسجد درس دیا یا سُنا؟(25) سُنّت کے مطابق لباس پہنا؟(26) زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27)ایک مُشت داڑھی ہے؟(28)گناہ ہونے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29)سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا؟(30)مسلمانوں کو سلام کیا؟(31) کچھ نہ کچھ سنتوں پر عمل کیا؟(32)ظہر کی سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟(33)تہجُّد یا صلوٰۃُ اللَّیل پڑھی؟(34) اوّابین یا اِشراق وچاشت پڑھیں؟(35)عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟(36) 12 دینی کام میں سے ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37)دوسروں سے مانگ کر چیزیں تو اِستعمال نہیں کی؟(38) جھوٹ، غیبت اور چُغلی سے بچے؟(39)کچھ نہ کچھ وقت "دعوت اسلامی کا چینل" دیکھا؟(40)ذاتی دوستی تو نہیں کی؟(41)وقت پر قرض ادا کر دیا؟(42)عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟(43)صفائی اور سلیقہ کا خیال رکھا؟(44)مُسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟(45)تفسیر سننے سنانے کے حلقے میں شرکت کی؟(46)کچھ نہ کچھ جائز کام سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھی؟(47) ایریا درس دیا، یا سُنا؟(48)والدین اور پیر و مُرشِد کو اِیصالِ ثواب کیا؟(49)اِسراف سے بچے؟(50)ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51)تنظیمی طریقہ کار کے مطابق مسئلہ حل کیا؟(52)زبان کے گناہوں سے بچے؟(53)فُضول باتوں سے بچے؟(54) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے سے بچے؟(55)عمامہ شریف باندھا؟(56)ماں باپ کا اَدب کیا؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 9 نیک اعمال

(57) اِسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اِجتماع میں کسی نہ کسی اسلامی بہن کو گھر سے بھیجا؟(58) ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھا یا سُنا ؟(59) ہفتہ وار اِجتِماع میں اوّل تا آخر شرکت ہوئی ؟(60) ایک دن راہِ خدا میں دیا؟(61) مریض یا دُکھیارے کی عِیادت یا غمخواری اور کسی کے اِنتِقال پر تعزیت کی ؟(62) ہفتے میں کسی بھی دن روزہ رکھا؟(63)ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُنا؟(64)علاقائی دورہ کیا؟(65)پہلے آنے والے اور اب نہ آنے والے اِسلامی بھائیوں کو دینی ماحول سے وابستہ کیا؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یااللہ پاک !جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے،روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے،اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد